خیمے میں جمع بین الصلوٰتین درست نہیں ہے، یہ جمع بین الصلوٰتین صرف مسجد نمرہ میں کرنا ہوتا ہے، اگر کچھ لوگ اپنے خیمے میں دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھیں تو آپ اپنی نمازیں خراب نہ کریں بلکہ اپنے اپنے وقت میں ظہر و عصر پڑھیں۔

۱۳۔ بہت سارے حاجی قربانی لازم ہونے کے باوجود صرف رقم بچانے کی غرض سے قربانی نہیں کرتے حالانکہ یہ واجب ہے اور اس کے بغیر حج نامکمل ہے اور یہ کبھی بھی معاف نہ ہوگا۔

۱۴۔ بہت سارے حاجی صاحب نصاب ہونے کے باوجود وہ قربانی نہیں کرتے جو ان پر مالدار ہونے کی بنا پر لازم ہوتی ہے، یہ قربانی بھی کبھی معاف نہیں ہوتی، غرض کہ حج تمتع کرنے والے پر مالدار ہونے کی وجہ سے دو قربانی لازم ہوتی ہے، ایک قربانی اپنے گھر میں بھی کرا سکتے ہیں۔

۱۵۔ حج کے بعد کثرت سے عمرے کرنا انتہائی قیمتی عمل ہے، اس لئے کسی سستی یا کسی دھوکے کی وجہ سے عمرہ سے محروم نہ ہوں۔

۱۶۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مسجد عائشہ سے عمرہ کرنا بدعت ہے اور اس لئے بہت سارے لوگ عمرہ کرنے سے رک جاتے ہیں، آپ اس دھوکے میں آ کر عمرہ سے ہرگز محروم نہ ہوں، بلکہ کثرت سے عمرے کریں، مسجد جعرانہ سے عمرہ کرنا زیادہ افضل ہے، اور مسجد عائشہ سے بھی درست ہے۔

۱۷۔ بہت سارے حاجی واجبات حج کے ترک کرنے کا جرم کرتے ہیں، اس لئے ان پر دم (قربانی) واجب ہو جاتا ہے مگر وہ رقم بچانے کی غرض سے دم نہیں کرتے یہ سخت گناہ ہے۔ اور اس پر خطرناک سزا لگ سکتی ہے۔

۱۸۔ خواتین احرام کے دوران اپنے چہرے کو چھپانا لازم نہیں سمجھتی ہیں، حالانکہ چہرہ چھپانا ہر حال میں لازم ہے، ہاں احرام میں اس طرح چہرہ چھپایا جائے کہ نقاب چہرے کو مس (Touch) نہ کرے۔ مگر چہرہ کھلا رکھنا درست نہیں ہے۔

۱۹۔ مدینہ طیبہ میں حاضری کی نیت یہ ہونی چاہئے کہ ہم حضرت سید المرسلین خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سلام عرض کریں گے اور ساتھ ہی مسجد نبوی میں نماز بھی ادا کریں گے۔

۲۰۔ مدینہ منورہ میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ نمازیں ادا کرنا، دن میں کئی کئی مرتبہ روضۂ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کرنا، دن و رات میں کثرت سے درود شریف پڑھنا اور گناہوں سے بچنے کا پورا اہتمام کرنا نہایت ضروری ہے،. بہت سارے حاجی صاحبان اس میں کوتاہی کرتے ہیں ان کوتاہیوں سے بچنے کا پورا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے حج کو آپ کے اور آپ کے گھرانے کے لئے آپ کے نسلوں کے لئے اور ساری امت کے لئے خیر کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین)

Presented by:
Forum for Revival of Human Values
www.humanvaules.in
e-mail:-ourtazkiya@gmail.com

لبيك اللّهم لبيك لبيك لاشريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لاشريك لك۔

۱۔ احرام کے باوجود سلے ہوئے کپڑے مثلاً بنیان، ٹوپی، کچھا پہننا، اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ بہت سارے حاجی اس میں کوتاہی کرتے ہیں اور بہت سارے احرام کی چادر سر پر رکھتے ہیں، اس سے بچنا بھی ضروری ہے۔

۲۔ احرام کی نیت کرتے وقت نماز نہ پڑھنا۔ احرام کی نیت کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کسی فرض مثلاً ظہر یا عصر کے بعد احرام کی نیت کرنی ہو تو مزید کسی نفل نماز کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر فرض نماز کا وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل پڑھیں پھر نیت کریں اور تلبیہ پڑھیں، اس میں کوتاہی نہ کریں، کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں۔

۳۔ بہت سارے حاجی تلبیہ یاد نہیں کرتے اور کچھ نامکمل یا غلط یاد کرتے ہیں اس کی اصلاح کرنا ضروری ہے، کہ تلبیہ مکمل اور صحیح یاد کریں ۔

۴۔ حج کے اعمال میں احرام، وقوف عرفات اور طواف زیارت فرض ہیں، ان میں سے کوئی ایک چھوٹ جائے تو حج ہی نہ ہوگا، بہت سارے حاجی سخت بھیڑ کی وجہ سے طواف زیارت ہی نہیں کرتے، اس غلطی کی وجہ سے ان کا حج بھی مکمل نہ ہوگا۔ اور ان کی زوجہ بھی ان کے حلال نہ ہوگی۔

۵۔ بہت سارے حاجی طواف زیارت تو کر لیتے ہیں مگر تھکاوٹ یا بھیڑ کی وجہ سے سعی نہیں کرتے، حالانکہ سعی کرنا واجب ہے اگر سعی نہ کی گئی تو دم واجب ہو جاتا ہے۔

۶۔ طواف اگر احرام کی حالت میں کیا جائے تو اضطباع کرنا سنت ہے، یعنی داہنے کندھے کی چادر بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔ طواف ختم کرنے کے بعد یہ چادر کندھے کے اوپر لانا ضروری ہے، بہت سارے حاجی طواف کے بعد نماز اور سعی میں بھی اضطباع برقرار رکھتے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے اس کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔

۷۔ حج کے دوران منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بہت سارے حاجی مقیم ہونے کے باوجود نمازوں میں قصر کرتے ہیں اور کچھ لوگ اس کو عمل رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وجہ سے لازم قرار دیتے ہیں بلکہ قصر کرنے پر اصرار کرتے ہیں۔

خوب یاد رکھئے، حضرت رسول اکرم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ میں حج کے لئے صرف آٹھ دن قیام کیا تھا اس لئے مسافر ہونے کی بنا پر آپ نے قصر کیا تھا اگر آپ ﷺ نے ۱۵ پندرہ دن قیام کیا ہوتا تو پوری نماز پڑھتے، اس لئے اگر کسی حاجی کا قیام مکہ مکرمہ میں پندرہ دن سے زیادہ ہو اور ان پندرہ دنوں میں منی وعرفات کی حاضری ایام حج کی بنا پر ہو، تو ان تمام مقامات پر ہرگز قصر نہ کیا جائے، اگر قصر کیا گیا تو وہ نمازیں صحیح نہیں ہونگیں۔ اس لئے کہ جب چار رکعات فرض ہوں اور دو رکعت پڑھیں تو نماز ادا ہی نہ ہوئی، اس لئے حج کے دوران اپنی نمازیں خراب نہ کریں۔ ہاں اگر کوئی شخص واقعتہً مسافر ہو یعنی پندرہ دن سے کم اس کا قیام مکہ مکرمہ میں ہو تو وہ لازماً قصر کرے گا۔

۸۔ حج میں ایک اہم عمل وقوف مزدلفہ بھی ہے، بہت سارے حاجی مزدلفہ میں رات گذارے بغیر صبح سے پہلے منیٰ پہنچ جاتے ہیں، اگر کسی نے وقوف مزدلفہ نہ کیا تو اس پر دم لازم ہو جاتا ہے۔

۹۔ رمی جمرات واجب ہے، بہت سارے حاجی اور خاص کر خواتین اپنی طرف سے دوسروں کو وکیل بنا کر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے رمی کرنے سے ہماری طرف سے رمی ادا ہو جائے گی، حالانکہ رمی کرنا ہر شخص پر (مرد ہو یا عورت) لازم ہے، بھیڑ کی وجہ سے بعد عصر یا مغرب یا عشاء کے بعد رمی کر سکتے ہیں مگر وکیل بنانا درست نہیں ہے، ہاں جو اتنا بیمار ہو کہ کھڑا بھی نہ ہو سکے، چل بھی نہ سکے وہ وکیل بنا سکتا ہے۔

۱۰۔ بہت سارے حاجی ۱۱، ۱۲ تاریخ کو دو پہر سے پہلے رمی کرتے ہیں حالانکہ دو پہر سے پہلے رمی کرنا ہرگز درست نہیں اگر کسی شخص نے یہ ۱۱، ۱۲، کی رمی دو پہر سے پہلے کی تو اس رمی کو دوبارہ بعد از زوال کرنا ضروری ہے، ورنہ دم لازم ہوگا۔ ہاں، ۱۰ تاریخ کی رمی طلوع آفتاب کے بعد بھی کر سکتے ہیں۔

۱۱۔ بہت سارے حاجی رمی اس طرح کرتے ہیں کہ رمی کے پتھر حوض کے اندر نہیں گرتے، یہ رمی ادا نہیں ہوتی اس کو دوبارہ کرنا ضروری ہے، ورنہ دم لازم ہوگا۔

۱۲۔ عرفات میں اگر ظہر کی نماز اپنے خیمے میں پڑھی گئی تو ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں پڑھی جائے، اپنے